جلد ۳۴	۱۱ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش	۱۴ شوال ۱۳۶۵ھ	۱۱ ستمبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۱۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۰ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

قادیان ۱۰ ماہ تبوک۔ مکرم پیر صلاح الدین صاحب ابن جناب پیر اکبر علی صاحب فیروز پور کے ہاں کل لڑکی پیدا ہوئی۔ جو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نواسی ہے۔ ہم اس ولادت باسعادت پر دونوں خاندانوں کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ عمر دراز کرے۔ اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

مسلمان کے لئے عید کے صرف تین مواقع ہیں

ہر احمدی عہد کرے کہ جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ اگست ۱۹۴۶ء بمقام "راشمی" ڈلہوزی

مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج کا دن مسلمانوں میں عید کا دن کہلاتا ہے۔ اور

عید کے معنے

ہیں وہ چیز جو بار بار دہرائی جائے۔ چونکہ خوشی کی تقریبوں کے متعلق انسان خواہش کرتا ہے۔ کہ وہ بار بار آئیں۔ اس لئے بار بار لوٹ کر آنے والی خوشی کا نام عید رکھا گیا۔ جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ایسی خوشیاں بار بار دکھائے۔ خوشی انسان کے دل سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر دل میں خوشی پیدا نہیں ہوتی۔ تو ظاہری خوشی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ دنیا میں ہزاروں ہزار مسلمان آج ایسے ہوں گے۔ جو باوجود عید کے خوش نہیں ہونگے۔ مسلمان اس وقت دنیا میں چالیس پچاس کروڑ کے قریب ہیں۔ اور ان میں سے ہزاروں ہزار ایسے ہوں گے۔ جن کے گھر آج رات کو موت ہو گئی ہو گی۔ لہذا یہ عید ان کے لئے خوشی کی عید نہیں۔ آج ان کی طبیعت افسردہ ہو گی۔ جو مخلص ہیں وہ نماز کے لئے بھی جائیں گے۔ لیکن

دلوں کی افسردگی

اس اجتماع کی وجہ سے دور نہیں ہو گی۔ اگر ان کی آنکھوں سے آنسو نہ بہتے ہوں گے۔ تو دل سے خون کے قطرے ضرور گرتے ہوں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کے علاوہ باقی تمام لوگ عید کے دن خوشیاں مناتے ہیں آخر اس خوشی کی وجہ کیا ہے۔ انسان کو یا تو اس لئے خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس کے گھر بچہ پیدا ہو۔ یا اس لئے خوشی ہوتی ہے۔ کہ انسان کو کوئی دنیوی مقصد حاصل ہو جائے یا دینی مقصد حاصل ہو۔ یا انسان کو اس لئے خوشی ہوتی ہے، کہ اس کی دلی خواہش پوری ہو۔ یا اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کی دلی خواہش پوری ہونے والی ہو۔ یا ان کو کوئی خوشی پہونچ گئی ہو۔ یا اس کی قوم کو کوئی خوشی پہنچ گئی۔ یا اس کے ہم مذہب لوگوں کو کوئی خوشی پہونچ گئی۔ لیکن ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی لازماً عید کے دن مسلمانوں کو نہیں ملتی۔ کیا عید کے موقعہ پر ہر مسلمان کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ خوش ہوتا ہے۔ کیا عید کے موقعہ پر ہر مسلمان اس لئے خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکی شادی ہوتی ہے۔ یا ہر مسلمان کوئی اہم مقدمہ جیتتا ہے۔ اس لئے وہ خوش ہوتا ہے۔ یا ہر مسلمان کو کوئی جاگیر مل جاتی ہے۔ اس لئے وہ عید کے موقعہ پر خوش ہوتا ہے۔ یا کوئی خزانہ ملتا ہے۔ یہی چیزیں ہیں۔ جن سے انسان کو خوشی پہونچتی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ رمضان ختم ہوتا ہے۔ تو تمام مسلمان خوشی مناتے ہیں۔ وہ

ایڈیٹر:۔ روشن اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

کونسی قربانی

ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہے۔ جب کسی مسلمان کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ عقیقہ کرتا ہے اس کے پڑوس میں رہنے والے ہندو سے اگر پوچھا جائے۔ کہ یہ کیسی تقریب ہے۔ تو گو وہ عقیقہ کی حکمت یا اس کا نام نہ بتا سکے۔ لیکن اتنا ضرور کہہ دے گا۔ کہ یہ ایک رسم ہے۔ جو مسلمان بچے کی پیدائش کے بعد کیا کرتے ہیں۔ یا مسلمان شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت کرتے ہیں۔ اگر کسی ہندو سے پوچھا جائے۔ کہ یہ آپ کے پڑوس میں کیسی دعوت ہے۔ تو گو وہ ولیمہ کی دعوت نہ کہہ سکے۔ اور نہ ہی اسے دعوت ولیمہ کی حکمتوں کا علم ہو۔ لیکن وہ اتنا ضرور کہہ دے گا۔ کہ یہ ایک دعوت ہے۔ جو مسلمان شادی کے بعد اکثر کیا کرتے ہیں۔ اسے ان باتوں کا اس لئے علم ہو گیا۔ کہ وہ ایک لمبے عرصہ سے متواتر ان رسوم کو دیکھتا آیا ہے۔ اور وہ سمجھ جاتا ہے۔ کہ یہ کوئی ایسی خوشی ہے۔ جو بچے کی پیدائش سے تعلق رکھتی ہے۔ یا یہ کوئی ایسی خوشی ہے۔ جو شادی سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی طرح اس کی بھی کوئی وجہ ہونی چاہیئے کہ کیوں عید الفطر رمضان سے پہلے نہیں آتی۔ یا رمضان کے درمیان میں نہیں آتی۔ یا رمضان کے دو چار دن بعد نہیں آتی۔ آخر اسکی کیا وجہ ہے۔ اگر عید رمضان سے پہلے ہوتی تو ہم سمجھتے۔ کہ کوئی خوشی رمضان سے پہلے ہے۔ یا اگر عید رمضان کے درمیان میں ہوتی۔ تو ہم سمجھتے کہ یہ خوشی روزوں کی وجہ سے ہے۔ اور اگر رمضان کے کچھ دن بعد ہی کرنی جائز ہوتی تو ہم سمجھتے۔ کہ کوئی نیا معاملہ پیدا ہوا ہے۔ لیکن عید نہ ہی رمضان سے پہلے ہے۔ نہ ہی درمیان میں ہے۔ نہ ہی کچھ وقفہ کے بعد ہے۔ بلکہ رمضان کے ختم ہونے کے معاً بعد یعنی دوسرے دن ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ

عید روزے پورے کرنے کی خوشی

میں آئی ہے۔ اسی لئے نہ رمضان سے پہلے عید رکھی۔ نہ ہی درمیان میں رکھی گئی۔ نہ ہی کچھ وقفہ کے بعد۔ اس کا رمضان کے خاتمہ کے معاً بعد آنا بتاتا ہے۔ کہ تکمیل عبادت کی خوشی میں یہ عید رکھی گئی ہے۔ مگر بعض لوگ

ادھوری اور ناقص قربانی

کرکے ہی عید منا لیتے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں ناکام قربانیاں بھی کی جاتی ہیں۔ اور بعض قربانیاں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو لغو فضول اور ادھوری ہوتی ہیں۔ جن لوگوں کی قربانیاں ادھوری ہیں۔ ان کی عید بھی ادھوری ہے۔ اور جن کی قربانیاں لغو اور فضول ہیں۔ ان کے لئے حقیقت میں کوئی عید نہیں۔ کیونکہ عید الفطر اس بات کی علامت رکھی گئی ہے۔ کہ قربانی کی تکمیل ہو گئی۔ اب قربانی کرنے والے کو اپنی قربانی کی تکمیل پر خوش ہونا چاہیئے۔

اسلام میں دو عیدیں

ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ تین عیدیں ہیں۔ جمعہ کو بھی عید ہی کہا گیا ہے۔ ان کے سوا اسلام میں کوئی عید نہیں رکھی گئی۔ عید الاضحیہ اپنے اندر یہ سبق رکھتی ہے۔ کہ اس دن انسان اللہ تعالےٰ سے ایک عہد کرتا ہے۔ اور اس عہد کی خوشی میں یہ عید کی جاتی ہے۔ اور عید الفطر اس عہد کو پورا کرنے کی خوشی میں آتی ہے۔ مختلف مواقع کے لحاظ سے یہ تین عیدیں ہیں۔ عید الاضحیہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ قوم اس بات کا اقرار کرتی ہے۔ کہ ہم جانی و مالی ہر قسم کی قربانی کریں گے۔ اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس عہد کی خوشی میں عید الاضحیہ آتی ہے۔ اور عید الفطر اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ قوم نے اس عہد کو پورا کر دیا۔ اور جمعہ کی عید اس بات کی خوشی میں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں دین واحد پر جمع کر دیا ہے۔ گویا یہ

اتحاد کی عید

ہے۔ ان تین عیدوں کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ کہ یا تو قوم قربانی کا عہد کرے۔ یا قوم اس عہد کو پورا کر دے۔ یا قوم میں اتحاد پیدا ہو جائے۔ اس کے علاوہ اسلام نے کوئی عید جائز نہیں رکھی۔ جو قوم اللہ تعالیٰ کے رستے میں جان کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ غرض کی قربانی پیش کر دے۔ اس کا حق ہے کہ وہ عید الفطر منائے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس قوم کو توفیق عطا کی۔ اور انہوں نے اپنے عہد کو پورا کر دیا۔ اس سے پہلے جب انسان دل سے تمام احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے بیعت کرتا ہے۔ اور قربانی کا عہد کرتا ہے۔ تو وہ عید الاضحیہ کا حق دار ہو جاتا ہے۔ گویا عید الاضحیہ

مومن کی پیدائش کا دن

ہے۔ اور عید الفطر اس کی وفات کا دن ہے۔ جبکہ وہ کامیاب و کامران ہو کر خوشی خوشی اپنے خدا کے پاس جاتا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے کہ جب تو پیدا ہوا تھا۔ تو تو رو رہا تھا۔ اور لوگ تیرے ارد گرد بیٹھے ہوئے خوش ہو رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے اور رونے کی وجہ سے سانس اس کے اندر چلا جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ماں کے پیٹ میں اس کے پھیپھڑوں کو کام کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو اس پر ایک دباؤ پڑتا ہے۔ اور اس دباؤ کی وجہ سے وہ روتا اور چیختا ہے۔ اس کے رونے کی وجہ سے پھیپھڑے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس رونے میں ہی

بچوں کی زندگی کا قیام

رکھا گیا ہے۔ اور ہر بچہ روتا ہے۔ اور جاہل سے جاہل عورت بھی یہ جانتی ہے۔ کہ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے تو اس کی زندگی خطرہ میں ہے۔ جب مردہ بچہ کی خبر ملے۔ تو عورتیں پوچھتی ہیں کہ بچہ رویا تھا یا نہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔

انت الذی ولدتک امک باکیا

والناس حولک یضحکون سرورا

کہ تو وہ شخص ہے کہ تیری ماں نے تجھے جنا اور تو رو رہا تھا۔ اور لوگ تیرے ارد گرد خوشی سے ہنس رہے تھے۔ حالانکہ عام قاعدہ یہ ہے۔ کہ لوگ روتے کو دیکھ کر رونا شروع کر دیتے یا دکھ محسوس کرتے ہیں۔ اور اس سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن شاعر کہتا ہے۔ کہ تیری یہ حالت تھی کہ تو رو رہا تھا۔ اور عاعا کر رہا تھا۔ لیکن تیرے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ خوشی کے مارے ہنس رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے تھے۔ کہ لڑکا ہوا مبارک ہو مبارک ہو۔ گویا لوگ تیرے ساتھ تمسخر کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاحرص علی عمل تکون اذا بکوا

فی وقت موتک ضاحکا مسرورا

دیکھ تیرے رشتہ داروں نے کس طرح تیرے ساتھ تضحیک کی۔ اور تیری ہتک کے مرتکب ہوئے۔ اب اگر تو شریف آدمی ہے۔ تو تجھے چاہیئے۔ کہ ان سے بدلہ لے۔ اور ان

سے بدلہ لینے کا اچھا طریق یہ ہے کہ اب تو ایسے نیک عمل کر کہ جب تو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کے لئے جا رہا ہوگا۔ تو تو ہنس رہا ہو۔ اور یہ لوگ رو رہے ہوں۔ ہر انسان جو اپنی زندگی نیکی اور تقوےٰ کے ساتھ گزارتا ہے۔ وہ اپنی موت کے وقت خوش ہوتا ہے۔ کہ اب میں اپنے پیدا کرنے والے کے پاس جا رہا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے

انعام اور فضل

حاصل ہونگے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بنوں گا۔ لیکن دنیا کے لوگ اس مرنے والے کو روتے ہیں۔ کہ ہمارا محسن جو ہم سے نیک سلوک کرتا تھا۔ اور مصیبتوں اور مشکلات میں ہمارے کام آتا تھا۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اب اس کا قائم مقام کون ہوگا۔ پس انسان کی زندگی میں جو اہم مواقع آتے ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم یہ دو موقعے ہیں۔ ایک جس وقت وہ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا جس وقت وہ مرتا ہے۔ اگر پیدا ہونے والا صحیح و سالم پیدا ہو۔ تو یہ گھر والوں کے لئے ایک عید ہوتی ہے۔ اور اگر مرنے والا کامیاب و کامران مرے۔ تو یہ

مرنے والے کے لئے ایک عید

ہوتی ہے۔ اور عید الاضحیہ مسلمانوں کے لئے پیدائش کی عید ہے۔ جبکہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں بکرے ذبح کرتے ہیں۔ اور یہ قربانی اس بات کی علامت ہوتی ہے۔ کہ ان بکروں کی طرح بوقت ضرورت ہم اپنے نفسوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینگے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے خواہ وہ جانی ہو خواہ مالی ہو خواہ عزت کی ہو۔ ہم دریغ نہیں کرینگے۔ اور ہمارا اس عہد کے بعد خوشی منانا ایسا ہی ہوتا ہے۔ جس طرح

بچے کی پیدائش کے بعد

ماں باپ خوشیاں مناتے ہیں۔ اور اس بچے سے بہت بڑی امیدیں لگاتے ہیں۔ اور یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ یہ بچہ ہمارے لئے برکت کا موجب ہوگا۔ حالانکہ بعض بچے بڑے ہو کر والدین کے سخت نافرمان اور ان کے لئے باعث تکلیف بنتے ہیں۔ لیکن ان کی پیدائش کے وقت ان کے والدین نیک امیدیں لگائے ہوتے ہیں۔ عید الاضحیہ ہماری روحانی پیدائش کا دن ہوتا ہے۔ اس دن ہم اللہ تعالیٰ کے رستے میں قربانی کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اور عید الفطر کر کے ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دیا ہے۔ اور جمعہ کی عید سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم

ایک ہاتھ پر جمع

ہیں۔ جمعہ کی عید بار بار رکھی گئی ہے۔ اور باقی دونوں عیدیں بہت وقفے پر رکھی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ عیدیں عہدوں کے اعلان یا ان کے پورے ہونے کا اعلان ہوتی ہیں۔ اور قومی عہد باندھنے کا زمانہ دور ہوتا ہے۔ اور نہ قومی عہد ایک دو دن میں پورا ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے بعض دفعہ مہینوں بعض دفعہ سالوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ربع صدی اور بعض دفعہ ثلث صدی میں جا کر وہ عہد پورا ہوتا ہے۔ لیکن اجتماع اور اتحاد ایک ایسی چیز ہے جس کی ہر روز اور ہر ہفتہ ضرورت ہے۔ اس لئے یہ عید ہفتہ کے بعد رکھی گئی۔ تاکہ یہ عہد بار بار دوہرایا جائے۔ اور اس سے ہمیں جمع ہو کر

متحد ہو کر کام کرنے کی عادت

پڑ جائے۔ لیکن قربانی کا عہد کرنا اور اسے پورا کرنا یہ کبھی کبھار ہوتا ہے اس لئے سال میں ایک دفعہ عید الاضحیہ اور ایک دفعہ عید الفطر آتی ہے۔ لیکن بعض لوگ ان سب باتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے کہ وہ کسی قربانی کا عہد کریں یا اس عہد کو پورا کریں۔ عید منانے کے لئے سب سے آگے ہوتے ہیں۔ قادیان میں ایک دوست اسی قسم کے تھے۔ نہ وہ مسجد میں آتے اور نہ ہی روزہ رکھتے۔ لیکن عید کے دن سب سے اونچا بالشت بھر طرہ رکھ کر خوشبوئیں لگا کر سب سے آگے بیٹھنے کی کوشش کرتے۔ اور لوگ اکثر ان کا مذاق اڑاتے۔ کہ یہ خوب ہے نہ روزہ رکھا نہ نمازیں پڑھیں اور عید کے لئے سب سے آگے آ بیٹھے ہیں۔ ایسی عید کوئی عید نہیں۔ اگر روزے نہیں رکھے فرض ادا نہیں کیا۔ تو عید کیسی۔ عید کے صرف تین موقعے ہیں۔ اول یہ کہ ساری قوم قربانی کرنے کا اقرار کرے۔ دوسرے یہ کہ قوم اس عہد کو پورا کر دے۔ تیسرے یہ کہ ساری قوم اپنے اندر اتحاد کی روح پیدا کرے۔ اور ایک ہاتھ پر جمع ہو جائے۔ یہ تین موقعے ہیں جو

عید کہلانے کا حق

رکھتے ہیں۔ ان تینوں عیدوں میں مسلمانوں کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو اجتماعی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور پراگندہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تینوں عبادتیں اسلام نے اجتماعی مقرر کی ہیں۔ اور ان میں مسلمانوں کو نصیحت کی ہے۔ کہ دیکھنا باقی قوموں کی طرح اپنے دین کو انفرادی نہ بنا دینا۔ باقی تمام قومیں ایسی ہیں۔ جن کا دین اجتماعی دین نہیں۔ وہ محض

رسم و رواج کے طور پر

ان مذہبوں کو پکڑے ہوئے ہیں۔ ہندو یا عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والا خواہ ساری عمر میں ایک دفعہ بھی عبادت نہ کرے۔ تو اس کا مذہب خراب نہیں ہوتا۔ عیسائی ہر روز کی بجائے ساتویں دن گرجا جاتے ہیں۔ اور باجے بجاتے اور گاتے ہیں۔ گویا یہ گانا بجانا عیسائیوں کی عبادت ہے۔ آخر میں پادری انجیل کا کوئی حصہ پڑھ دیتا ہے۔ اور سب آمین کہہ کر نکل جاتے ہیں۔ اور کسی کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ ہر ہفتہ آئے یا نہ آئے۔ اگر وہ آ جائے تو اس کی مرضی اور اگر نہ آئے۔ تو اس کی مرضی۔ کوئی اخلاص نہیں۔ کوئی تقوےٰ نہیں۔ بعض کے لئے کوچیں اور کرسیاں مخصوص ہیں۔ اور ہر ایک اپنی کرسی اور کوچ کا کرایہ ادا کرتا ہے۔ اگر وہ نہ آئے اس کی جگہ خالی رہیگی اور کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ پر بیٹھ نہیں سکتا۔ ذرا تم اس کا تصور اپنی

نماز کے متعلق

کر کے دیکھو کہ کیا نظارہ بنتا ہے۔ کہ گنجے کی طرح کسی جگہ بال ہیں۔ اور کسی جگہ بال نہیں ہیں۔ ایک قطار میں دو آدمی کھڑے ہیں۔ اور انکے درمیان دو آدمیوں کا وقفہ ہے۔ پھر چار کھڑے ہیں پھر چار آدمیوں کا وقفہ ہے یہ اجتماعی عبادت نہیں بلکہ اس کا نام تو عبادت رکھا ہی نہیں جا سکتا کہ ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ مقرر کی ہوئی ہے۔ اور ہر ایک نے اپنا ٹھکانا مقرر کیا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا

اسلام کا یہ حکم ہے۔ ہر آدمی جو پہلے آتا ہے۔ اس کا حق ہے کہ وہ آگے بیٹھے۔ اور جو پیچھے آتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ پیچھے بیٹھے

مسجد میں تمام انسان برابر

ہیں۔ مسجد میں ایک بادشاہ اور ایک چوہڑے میں کوئی امتیاز نہیں۔ چوہڑا اگر پہلے آتا ہے۔ تو وہ آگے بیٹھے گا۔ اگر بادشاہ دیر سے آتا ہے۔ تو وہ پیچھے بیٹھے گا۔

انتظامی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے

جو انتظام کیا جائے وہ اور بات ہے۔ مثلاً ایک شخص فساد کی نیت سے آتا ہے۔ یا ایک شخص شور مچاتا ہے۔ تو اس کو پیچھے کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ امام کو تکلیف نہ ہو۔ اس صورت کے سوا خانہ خدا میں سب انسان برابر ہیں۔ اور کسی کو دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ جب میں حج کے لئے گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ مسجد کعبہ کے صحن کے سرے پر ایک جگہ حجرہ بنا ہوا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ حجرہ اس طرح بنا تھا کہ ایک بادشاہ جب مسجد میں آکر بیٹھا۔ تو اس کے قریب کوئی غلیظ آدمی جو کہ کناس تھا آکر بیٹھ گیا۔ بادشاہ کے سپاہیوں نے اسے اٹھانا چاہا لیکن اس نے اٹھنے سے انکار کر دیا۔ جب سپاہیوں نے زیادہ اصرار کیا۔ تو مسجد میں جتنے نمازی تھے۔ سب کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم خدا کی نماز پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ بادشاہ کی نماز پڑھنے کے لئے نہیں آئے۔ امام مسجد نے نماز پڑھانے سے انکار کر دیا۔ آخر بادشاہ کو دبنا پڑا۔ اس کے بعد بادشاہ نے اپنے لئے مسجد کے صحن کے پیچھے ایک حجرہ بنوا لیا۔ جس میں وہ نماز پڑھتا۔ لیکن اس نے حجرہ بنوا کر اپنی ہی ناک کٹائی۔ کسی دوسرے کا کیا نقصان ہوا۔ کیونکہ مسجد کعبہ کے ثواب سے وہ محروم ہوا۔ اسکے بعد بعض اور بادشاہوں نے بھی مسجد کے پیچھے حجرے بنوائے اور ان میں نماز ادا کرتے۔ لیکن مسجد میں کوئی جگہ مخصوص نہ کر سکے۔ پس اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جسے ہم

اجتماعی مذہب

کہہ سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ تین عیدیں اس لئے رکھی گئی ہیں۔ کہ مسلمانوں کو بوقت ضرورت، قومی عہد باندھنے کا احساس رہے۔ پھر اس عہد کو قومی طور پر پورا کرنے کا خیال رہے۔ پھر قومی جتھے کو قائم رکھنے کا خیال رہے۔ اور دشمن کسی صورت سے بھی ان میں انشقاق اور افتراق پیدا نہ کر سکے۔

اب انہی تینوں عیدوں کو روحانی شکل دے لو۔ انسان کی روحانی پیدائش یہ ہے۔ کہ وہ کسی نیک انسان کے ہاتھ پر عقد بیعت باندھتا ہے اور اس سے رابطہ و اتحاد قائم کرتا ہے۔ اور یہ عہد کرتا ہے۔ کہ وہ ساری عمر اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار رہے گا۔ یہ اسکی عید الاضحیہ ہے۔ اور اگر اس نے اپنے عہد کو پورا کیا اور نیکی اور تقوےٰ کے ساتھ زندگی بسر کی اور جس وقت وہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوا۔ تو وہ خوش تھا۔ تو یہ اسکی عید الفطر ہے۔ عید الجمعہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ سے اتصال کا رشتہ نہ توڑے۔ اور ہر حالت میں خواہ عسر ہو خواہ یسر ثابت قدم رہے۔

تین روحانی عیدیں

ہیں۔ اور یہ تین مواقع ہیں۔ جن پر مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ لیکن جب یہ چیزیں مسلمانوں میں سے مفقود ہوں۔ اس وقت ان کا میلوں میں جانا اور عیدیں منانا محض حماقت ہے۔ ان عیدوں میں اور غیر مذاہب والوں کے میلوں میں کوئی فرق نہیں۔ آج کل مسلمان ان عیدوں کی حکمت سے بالکل ناواقف ہو گئے ہیں۔ بس میلوں میں جاتے ہیں۔ عید گاہوں کے پاس یا ان کے راستوں پر کوئی ڈگڈگی بجا کر بندر کو نچاتا ہے۔ کوئی ریچھ کا تماشا دکھاتا ہے۔ کوئی پکوڑے بناتا ہے۔ اور کوئی پیپنیاں بجاتا ہے۔ کچھ لوگ کشتیاں لڑتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد مسلمان یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ بس عید ہو گئی۔ گویا ایک میلہ آیا تھا۔ جس کو انہوں نے کھیل تماشا کر کے گزار دیا ہے۔

اصل حکمت عید کی

ان کے ذہنوں میں نہیں آتی۔ لیکن ہماری جماعت کے ہر فرد کو سوچنا چاہیئے اور اپنے نفس کو ٹٹولنا چاہیئے۔ کہ کیا میرے لئے یہ مواقع حقیقت میں خوشی کا باعث ہیں۔ یا میرے اندر کچھ کمزوریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے میری ایک عید تو ٹھیک ہے۔ لیکن دوسری یا تیسری عید ٹھیک نہیں۔ اور جس کمزوری کی وجہ سے اس کی عید درست نہیں ہوئی۔ اسے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کمزوری اس میں نہ رہے۔ اگر ہر احمدی یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اسے اپنی جان کی قربانی۔ اپنے مال کی قربانی۔ اپنی عزت کی قربانی دینے سے کوئی دریغ نہیں۔ تو سمجھو تمہاری عید الاضحیہ ٹھیک ہو گئی۔ اگر تم نے جان۔ مال اور عزت کی قربانی کر دی۔ اور اپنے عہد کو پورا کر دیا۔ تو سمجھو کہ تمہاری عید الفطر ٹھیک ہو گئی۔ اور اگر تمہیں اللہ تعالےٰ سے اتصال تام حاصل ہو جائے۔ اور ہر وقت یہ بات تمہارے مدنظر رہے۔ کہ ہم جماعت کا حصہ ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی اور کسی ابتلا سے بھی ہم جماعت کو تو نہیں چھوڑتے۔ تو تم سمجھو کہ تمہاری عید الجمعہ بھی ٹھیک ہو گئی۔ یہ قربانی عید الجمعہ کہلا سکتی ہے۔ ورنہ ساتویں دن آنا اور آدھ گھنٹہ بیٹھ کر چلے جانا اور پھر یہ سمجھنا کہ ہم نے جمعہ ادا کر لیا ہے۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ عیاش اور بدکار لوگ آدھ گھنٹہ چھوڑ تین تین چار چار گھنٹے کنچنیوں کے ناچ اور گانے سننے میں گزار دیتے ہیں۔ کیا ہم سمجھیں۔ کہ انہوں نے بہت قربانی کی ہے۔ پس یہ ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ کی قربانی کوئی قربانی نہیں بلکہ

جمعہ کی اصل حکمت

کو مدنظر رکھنا اور اس پر عمل کرنا حقیقت میں عید الجمعہ کہلانے کی مستحق ہے۔ چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک فرد اس بات پر عزم سے قائم ہو جائے۔ کہ خواہ کتنی ہی مشکلات مجھے پیش آئیں۔ خواہ کتنی ہی آفات مجھ پر پڑیں۔ خواہ کتنے ہی ابتلا مجھے پیش آئیں۔ جماعت سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔ ہماری جماعت کو یہ بات خصوصاً مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم ابھی ابتدائی زمانہ میں ہیں۔ گویا ہم پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوانی کا زمانہ

آ رہا ہے۔ اور جوانوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ارادوں پر بہت سختی سے قائم رہتے ہیں۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے۔ جس کا ایمان تازہ ہے۔ اور جس کے ارادے بلند ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات دیکھتی رہتی ہے۔ عیسائیت کو قائم ہوئے انیس سو سال ہو گئے۔ اس لئے اس پر بھی بڑھاپا چھا گیا ہے اور اسلام کے باقی فرقوں کو بھی کسی کو سات سو سال کسی کو آٹھ سو سال کسی کو نو سو سال ہو گئے ہیں۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے۔ جو اس وقت اللہ تعالےٰ کی تائیدات سے مؤید ہے۔ اور اس میں جوانوں والے حوصلے اور جوانوں والی امنگیں ہیں۔ پس جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کے لئے یہ تینوں عیدیں ہی جمع ہوں۔ اور اسکی عیدیں کامل عیدیں ہوں۔ اور جماعت کا ہر فرد یہ عہد کرے۔ کہ جماعت کو جس قسم کی قربانی کی ضرورت ہو گی۔ میں وہ قربانی کروں گا۔ اور خواہ مجھ پر کتنے ہی ابتلا آئیں۔ میں جماعت کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ لوگوں کو ہر میدان میں ثابت قدم اور ہر قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ لوگوں کی عیدیں حقیقی عیدیں ہوں۔ آمین۔

رفتار بیعت میں ترقی کس طرح ہو سکتی ہے

(۳)

مبلغین بھی بے شک رفتار بیعت میں ترقی کا ایک ذریعہ ہیں۔ لیکن اصل ذمہ داری انفرادی لحاظ سے ہر احمدی فرد پر اور اجتماعی لحاظ سے ہر احمدی انجمن پر ہے۔ اور اس ذمہ داری سے نہ کوئی احمدی فرد اور نہ انجمن سبکدوش ہو سکتی ہے جب تک کہ وہ ان تمام ہدایات کی کماحقہ پابندی نہیں کرتی جو ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کے بارہ میں فرمائی ہیں۔

مارچ ۱۹۴۶ء میں حضور نے جماعت کو تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”اگر ہم میں سے ہر شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پچاس ساٹھ سال تو الگ رہے چھ سات سالوں میں ہی اتنا عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائے گا کہ اس کی مثال ڈھونڈنی مشکل ہو گی۔ لاکھوں کی جماعت ہو اور سو آدمی کام کرنے کا ارادہ کرے اور باقی غافل رہیں تو اس سے کیا بنتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ میں نے جو دفتر بیعت قائم کیا ہے وہ مبلغین کے ذریعہ اور تبلیغی سکرٹریوں کے ذریعہ جماعتوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعتوں سے یہ عہد لیں کہ ہم نے بحیثیت مجموعی تم سے اتنے احمدی اس سال لینے ہیں۔ اور یہ صرف جماعتوں سے ہی بحیثیت جماعت عہد نہ لیا جائے۔ بلکہ جماعتوں سے بحیثیت جماعت الگ عہد لیں اور افراد سے بحیثیت افراد الگ عہد لیں“ خطبہ جمعہ اخبار الفضل جلد ۳۴ نمبر ۵۶

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۴۶ء حضور ایدہ اللہ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر پھر نمائندگان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جماعتوں میں واپس پہنچ کر وعدہ ہائے بیعت جلدی بھجوا دئے جائیں الفضل جلد ۳۴ نمبر ۱۲۱ و ۱۲۲ حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں متعدد یاددہانیوں کے باوجود ہندوستان کی ۸۰۰ جماعتوں میں سے صرف ۲۲۹ جماعتوں نے ۱۳۶۷۰ احباب سے وعدے لیکر بھجوائے ہیں اب پھر جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ جن جماعتوں نے ابھی تک وعدہ ہائے بیعت نہیں بھجوائے وہ تمام بالغ احمدی احباب سے وعدے لے کر حضور کی خدمت میں بھجوا دیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سال میں ایک احمدی بنانے کو نیکی کا چندہ ادا کرنا قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تک کوئی فرد اور جماعت مالی چندوں کے ساتھ یہ نیکی کا چندہ ادا نہیں کرتی اس وقت تک فرض ادا نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں ”وجہ کیا ہے کہ ایک جماعت اپنا چندہ پورا کر دیتی ہے تو سمجھ لیتی ہے کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ حالانکہ اصل چندہ تو نیکی کا چندہ ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ان چندوں کے ساتھ ساتھ وہ کس حد تک اپنے جوشوں کو قائم رکھتے ہیں کس حد تک وہ اپنی اصلاح کرتے ہیں اور کس حد تک وہ تبلیغ کرتے ہیں اور پھر کس حد تک اس کے نتائج نکلتے ہیں۔ اگر اس رنگ میں تبلیغ کی جائے اور ان چندوں کی طرح یہ چندے بھی باقاعدگی سے ادا کئے جائیں اور ہر فرد یہ چندہ ادا کرے تو ان چندوں کی طرح جن کی مقدار بیرونجات و مرکز کے چندوں کو ملا کر ۲۵ لاکھ سالانہ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بھی ۲۵ لاکھ سالانہ تک پہنچ سکتی ہے۔ بس یہ کام اب مشکل نہیں صرف ارادے عزم اور صحیح طریقے کی ضرورت ہے“ خطبہ جمعہ مطبوعہ اخبار الفضل جلد ۳۴ نمبر ۵۶۔

جن احباب نے ارادہ۔ عزم اور صحیح طریقہ کو اختیار کر کے اپنے وعدہ بیعت کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کی ہے ان کی کوششوں کو خدا تعالیٰ نے بارآور کیا ہے۔ چنانچہ بیسیوں مثالیں ایسی موجود ہیں کہ جن کے ذریعہ بجائے صرف ایک کے چھ۔ چھ۔ سات۔ سات احمدی بن چکے ہیں اور ابھی سال ختم نہیں ہوا خدا تعالیٰ انہیں اور فرمانی کی توفیق دے سکتا ہے۔ لیکن وعدہ کنندگان کا اکثر حصہ ابھی خاموش بیٹھا ہے اگست کے آخر تک آمدہ وعدوں کی رو سے اس سال ۲۵۴۴ احمدی بن جانے چاہئیں۔ لیکن اگست کے آخر تک۔

تعداد نو مبائعین صرف ۱۸۴۳ ہے۔ وعدہ کنندگان کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے اب تو سال کے اختتام میں بھی صرف ۴ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ ہر وعدہ کنندہ دوست کسی ایک مناسب فرد کو چن کر ملاقات۔ خطوط و لٹریچر کے ذریعہ اپنا پورا زور لگائیں۔ اور پھر مقامی جماعت کے بااثر احمدی احباب سے بھی اپنے زیر تبلیغ دوست کا تبادلہ خیالات کرائیں۔ تو کامیابی مشکل نہیں۔ مرکز کو زیر تبلیغ دوست کے نام و پتہ سے اطلاع دی جائے۔ تو مناسب لٹریچر بھی مہیا کیا جا سکتا ہے اسی طرح جماعت اپنی تبلیغی تنظیم کر کے اپنے ارد گرد کے ۲۵ دیہات میں مستقل طور پر وفود بھجوانے کا انتظام کرے تو وعدہ ہائے بیعت کے پورا کرنے کے لئے وسیع میدان مل سکتا ہے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے نظیر اور نایاب کتب

جو

عام طور پر دستیاب نہیں ہوتی تھیں

اب نہایت صحت و صفائی کیساتھ شائع کی جا رہی ہیں

فی الحال مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی گئی ہیں

۱ - آسمانی فیصلہ	۷/	۶ - توضیح مرام	۶/
۲ - کشتی نوح	۱۲/	۷ - تحفۃ الندوہ	۵/
۳ - الحق لدھیانہ	۳/	۸ - راز حقیقت	۴/
۴ - دافع البلاء	۵/	۹ - سبز اشتہار	۳/
۵ - شہادت القرآن	عہ/	۱۰ - نشان آسمانی	۹/

المشتہر: مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان۔ پنجاب

"میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں جو دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنیوالے ہیں موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی عمارت جو اس وقت قائم ہے۔ اسکی صفائی کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے اسکی لپائی کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے پوچنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس پر رنگ اور روغن کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے اسکا پلستر بدلنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی کانسوں کو درست کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اسکے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے بھیجا ہے کہ توڑ دو اس تہذیب اور تمدن کی عمارت کو جو اسوقت کھڑی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کردو اس قلعہ کو جو انسانوں نے اس میں بنالیا ہے۔ اسے زمین کے ساتھ لگادو۔ بلکہ اس کی جڑیں اکھیڑ کر پھینک دو۔ اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ کام ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کیلئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ دنیا کے جس گوشہ میں ہم جائیں دنیا کی جس گلی میں سے ہم گذریں۔ دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں۔ وہاں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے اس سب کو توڑنا اور سب کو تباہ کردینا اور اس سب کو برباد کردینا ہمارا مقصد ہے اور پھر صرف توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو ہمارا کام ہے۔" (تقریر فرمودہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۴۱ء بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ غیر مطبوعہ)

جہان نو کی تعمیر احمدی نوجوانوں کے سپرد ہے۔ یہی وہ قوم ہے۔ جس نے مغربی تہذیب کو بیخ و بن سے اکھاڑنا اور اس کی جگہ اسی اسلامی تہذیب کو قائم کرنا ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے عرب کی سرزمین سے اٹھی۔ اور ایک طرف یورپ کو پامال کرتی اور دوسری طرف ایشیا کو روندتی ہوئی چین تک پھیل گئی۔ اس تہذیب اور تمدن کے قیام کے ساتھ امن عالم وابستہ ہے۔ اور اس کے بغیر دنیا لاکھ سر پٹکے چین حاصل نہیں کرسکتی۔ کیونکہ موجودہ مغربی تہذیب خدا سے دور اور شیطان سے قریب کرتی ہے۔ مگر اسلام ہمیں شیطان سے بعید اور خدا کا قرب عطا کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس اصل مقصد کو حاصل کرنے کیلئے بہت بڑی تربیت کی ضرورت ہے۔ ہمارا سالانہ اجتماع ہمیں اصل مقصد کے حصول کا طریق بتاتا ہے قومی تنظیم، اسلامی اخلاق، خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کے ذرائع بتاتا اور عملی رنگ میں ان پر چلنا سکھاتا ہے۔ پس آؤ! ہمیں اس اجتماع میں شریک ہو کر خدائی لشکر میں شامل ہو جاؤ۔ اور اپنے آپکو اس فوج کا کامیاب اور بہادر سپاہی بناؤ۔ جس فوج نے احمدیت کے دشمنوں سے مقابلہ میں جنگ کرنی ہے۔ جس نے احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے!

خاکسار عزیز احمد قائمقام معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان!

ایک ضروری اعلان

غلام محی الدین خانصاحب مرحوم سکنہ کا شتقال ضلع دسوہہ کا ایک مکان دارالبرکات قادیان میں ہے۔ ان کے ورثاء اس مکان کو بیچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ اس مکان میں ان کی وصیت کی رو سے شریک ہے

اس لئے کوئی دوست بغیر صدر انجمن احمدیہ کی اجازت کے وہ مکان نہ خریدے۔ ورنہ نقصان کا وہ خود ذمہ وار ہوگا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ۱۰ ۹/۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنج درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ اور بیمار کہہ دیتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اسمیں ایک ایک قطرہ ہاتھ پر ملکر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے غرض تمام حار امراض میں اسکا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کرلیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے قیمت بڑی شیشی سے ؍ درمیانی شیشی ۸؍ چھوٹی شیشی ۴؍ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

جناب چوہدری محمد حسین خانصاحب سفید پوش پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی

تحریر فرماتے ہیں مجھے عرصہ دراز سے خونی بواسیر کی شکایت تھی صدہا علاج کرنے سے کوئی صورت افاقہ پیدا نہ ہوئی آپ کی گولیوں کے صرف تین دن استعمال سے خون بالکل بند ہو چکا ہے۔ نہایت ہی اچھی دوائی ہے۔ براہ مہربانی مجھے یکصد گولی ارسال فرما دیں تاکہ اس کے متواتر استعمال سے اس مرض سے ہمیشہ کیلئے نجات ہو جائے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی بواسیری گولیوں کے متواتر استعمال سے اس موذی مرض کا قطعاً قلع قمع ہو جائے گا۔ محمد حسین خاں پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی امین آباد۔

قیمت بواسیری ایک ماہ کا کورس مبلغ چھ ۶ روپے ۔ } **طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان**

موٹر سائیکلیں خریدئیے

ہمارے ہاں سیکنڈ ہینڈ مگر بہت اچھی حالت میں بی۔ ایس۔ اے اور نارٹن موٹر سائیکلیں اور ان کے پرزہ جات مل سکتے ہیں۔ بی۔ ایس۔ اے کی قیمت ۸۰۰/- اور نارٹن کی ...۷ جو ریٹ ڈلیوری ہے خواہشمند احباب آرڈر کے ساتھ ۲۵/- فیصدی ایڈوانس بھیجدیں۔ **امیر الدین اینڈ کمپنی** مرچنٹس پوسٹ آفس جورہٹ (آسام)

اعلان نکاح

خاکسار کا نکاح مورخہ ۲۷/۸ کو بعد نماز مغرب صوفی غلام محمد صاحب نے مسجد دارالرحمت قادیان میں ہمراہ مسماۃ انوری بیگم بنت شیخ کریم اللہ صاحب مرحوم پائلوی بعوض سات صد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرما دیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

خاکسار محمد عمر انور بنگہ ضلع جالندھر

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اقرار کرنا ضروری ہے۔ ۲۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔ ۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے۔ کہ ہم اپنی نجات کیلئے مسیح و مہدی کو اعلانیہ طور پر مانیں۔ ۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب:۔ حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت تبلیغ کیلئے ایک روپیہ سکے آٹھ مع محصولڈاک } **عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن**

مرہم عیسیٰ

مرہم عیسیٰ:- بواسیر کے مسوں کے گرانے میں کوئی دوائی مرہم عیسیٰ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خونی بواسیر اس کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے باذن اللہ معدوم ہو جاتی ہے۔ پھر عمر بھر کبھی نہیں ہوتی۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۸؍ متوسط ۱۲؍ کلاں علاوہ محصولڈاک } **مینیجر مرہم عیسیٰ فارمیسی محلہ دارالعلوم قادیان پنجاب سے طلب کریں**

تصحیح

۵ ستمبر کے پرچہ کے آخری صفحہ کے آخری کالم میں بابو عزیز الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ کا افسوسناک انتقال کے تحت تاریخ وفات غلطی سے ۶ اگست چھپ گئی ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ صحیح تاریخ ۶ ستمبر ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینیجر

باجازت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۹ ستمبر:۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ سندھ کی وزارت کے چاروں وزراء مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور اُن کے استعفے منظور کر لئے گئے ہیں معلوم ہؤا ہے۔ کہ عنقریب مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ دوبارہ وزارت مرتب کریں گے۔ جس میں غالباً سید میراں شاہ سید محمد شاہ اور مسٹر محمد ہاشم گزدر کو بھی لیا جائیگا

نئی دہلی ۹ ستمبر:۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خان نے ایک بیان میں اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ بمبئی کے فرقہ وارانہ فسادات کے ضمن میں پولیس مسلمانوں کے ساتھ نہایت ناروا سلوک کر رہی ہے۔ مسلمانوں نے اپنے تحفظ کے لئے بروقت درخواستیں دیں۔ لیکن پولیس نے کوئی توجہ نہیں کی بلکہ پولیس افسروں کی موجودگی میں ہندو بلوائیوں نے مسلمانوں پر پتھراؤ کیا۔ لیکن پولیس نے نہ صرف یہ کہ کوئی کارروائی نہیں کی۔ بلکہ وسیع پیمانے پر مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور جیل میں انہیں بری طرح پیٹا گیا۔ مسٹر لیاقت علی نے اس ضمن میں ایک غیر جانبدار کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۹ ستمبر:۔ سردار عبدالرب نشتر نے عبدالغفار خان کی اس تجویز کی شدید مخالفت کی ہے۔ کہ قبائلی علاقوں کو صوبہ سرحد سے ملحق کر دیا جائے۔ آپ نے کہا۔ اب کانگرس اسلامی ممالک، اور قبائلی علاقوں کو بھی اپنا غلام بنانا چاہتی ہے۔ لیکن قبائلی مسلمان کبھی بھی ہندو مرکز کی غلامی میں آنا گوارا نہ کریں گے۔

کابل ۹ ستمبر:۔ حکومت امریکہ نے افغانستان کو پچاس ہزار ٹن گندم اور آٹا دینا منظور کیا ہے۔ یاد رہے۔ کہ حکومت افغانستان نے ایک لاکھ ٹن اناج حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔

نئی دہلی ۹ ستمبر:۔ مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن کے فیصلہ کے مطابق ایک خاص کمیٹی تمام صوبوں کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے دورہ کرے گی۔ اس کی رپورٹ کے بعد ڈائرکٹ ایکشن کی مہم شروع کی جائے گی۔

لائلپور ۹ ستمبر: گندم دڑہ ۱۰۰ -/۹ گندم ۹۱ فارم ۱۴/۹ گڑ -/۲۱ تا -/۲۳ شکر ۸/۲۳ تا -/۲۶

نئی دہلی ۹ ستمبر:۔ وائسرائے ہند کی دعوت پر مسٹر لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے وائسرائے سے ملاقات کی۔

انقرہ ۹ ستمبر:۔ شاہ فاروق جزیرہ سائپرس کی سیر کرنے کے بعد ترکیہ کی بندرگاہ مرسیناہ میں پہنچے۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ نے آپ کا خیر مقدم کیا:۔

کراچی ۹ ستمبر:۔ صوبہ مسلم لیگ نے ایک قرارداد کے ذریعہ آل انڈیا مسلم لیگ سے استدعا کی ہے۔ کہ ایک وفد سوویٹ روس میں بھیجا جائے۔ تاکہ روسی حکومت کو ہندوستانی مسلمانوں کا معاملہ مجلس اقوام متحدہ میں پیش کرنے پر آمادہ کیا جا سکے

لنڈن ۱۰ ستمبر: حکومت برطانیہ نے کینیڈا سے تین جہاز گیہوں کے ہندوستان کے لئے مہیا کرنے منظور کئے ہیں۔ اِن جہازوں میں ۲۶ ہزار ٹن گیہوں ہوگا۔ امید ہے۔ کہ یہ جہاز نومبر میں ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

سلہٹ ۱۰ ستمبر: مولوی حسین احمد مدنی نے پنڈت نہرو کو نئی حکومت کی تشکیل پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ اور اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ نئی حکومت ملک کے لئے بالعموم اور مسلمانوں کے لئے بالخصوص بہت بہتر ثابت ہوگی۔

نئی دہلی ۱۰ ستمبر: مسلم لیگ کی ایکشن کمیٹی کا اجلاس آج شام کو پھر منعقد ہؤا۔ جس میں نیشنل گارڈ کے صوبائی سالاروں سے بات چیت کی گئی۔

کراچی ۱۰ ستمبر:۔ آج سندھ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہؤا۔ لیکن سپیکر کی کرسی خالی تھی۔ کیونکہ سپیکر (لیگی) اور ڈپٹی سپیکر (کانگرسی) دونوں مستعفی ہو چکے ہیں۔ گورنر سندھ نے ایک خاص پیغام کے ذریعہ اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ اسی سلسلے میں مسٹر جی۔ ایم سید نے وائسرائے اور وزیر ہند کو احتجاجی تار ارسال کئے ہیں:۔

بمبئی ۱۰ ستمبر:۔ آج شام تک چار آدمیوں کو چھرے گھونپے گئے۔ جن میں سے ایک شخص مر گیا۔ ایک دکان بھی لوٹ لی گئی مزید سات دنوں کے لئے کرفیو آرڈر میں توسیع کر دی گئی ہے:۔

نئی دہلی ۱۰ ستمبر:۔ آج صبح صوبائی مسلم لیگیوں کے صدر اور سیکرٹریوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن کے ممبروں سے ملاقات کی۔ مختلف صوبوں کے مخصوص حالات کے پیش نظر اس امر پر بحث کی گئی۔ کہ ڈائرکٹ ایکشن کے ایسے کون سے طریق ہیں۔ جن کے ذریعے بلوے ہونے کا امکان نہ رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ
اپنے مطب میں کونسی ادویہ برتتے تھے

جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ "حضرت خلیفہ اولؓ کمی خون کے مرض میں صندلین معدہ کی امراض کے لئے مرکب افسنتین اور دوا نوشادر آنکھوں کی امراض میں سرمہ مبارک۔ پرانے بخاروں میں لوہے۔ چندن۔ بچوں کی امراض میں دوا ہینگ۔ بکثرت استعمال کراتے تھے۔ یہ ادویہ حضور کے خاص تجربات میں سے تھیں۔ یہ ادویہ وہی ہیں۔ جو دواخانہ نور الدین میں اس وقت تیار ہوتی ہیں۔

(خاکسار فضل الدین۔ پلیڈر قادیان

معدہ کے لئے قرص مرکب افسنتین ۱۰۰ عدد چار روپے۔
معدہ کے لئے قرص دوا نوشادر ۱۰۰ عدد دو روپے
سرمہ مبارک فی تولہ ڈھائی روپے:۔ قرص لوہے چندن ۱۰۰ عدد چار روپے۔ بچوں کے دستوں کے لئے دوا ہینگ فی شیشی چار روپے:۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ نور الدین قادیان